ڈاکٹر صوفیہ یوسف
صدر شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد

سماجی مسائل کا ادبی اظہار اور یوکرائنی شاعرہ لیسیا یوکرائنکا

Abstract:

Lesya Ukrainka (1871-1913) was highly distinctive poetess, plays writer and one of the finest in Ukrainian literature .She was politically active,especially on feminist issues. Her poetry presents strong feelings of nationhood and patriotism. She also praise nature in her creative writings.

Keywords:

Socio Political, Nationhood, Partriotism, Ukrain, Poet

وہ ادبا و شعرا جو کسی بھی زبان میں ایک مثال کا درجہ رکھتے ہوں کلاسیک کے زمرے میں آتے ہیں۔ ایسا ادب اجتماعی طور پر نسل انسانی کا صرف علمی و ادبی ورثہ ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ انسانی تاریخ و روایات کا بھی امین ہوتا ہے:

> Classic literature is an expression of life, truth and beauty.(1)

کلاسیک کی درجہ بالا تعریف کے حوالے سے دنیا کی تمام زبانوں کے ادب میں ہمیں ایسے ادب پارے ملیں گے جن میں زندگی کی سچائی اور حقیقی خوب صورتی کو اخذ کیا گیا ہو۔ کلاسیک ادب تخلیق کرنے والے مصنف کی خاصیت یا خوبی کی وضاحت کیلوینو اٹولو (Calvino italo) کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

> Classic author is the one cannot feel indifferent to, who helps you define yourself in relation to him, even in dispute with him.(2)

کلاسیک کی کئی تشریحات ملتی ہیں لیکن فرانسیسی نقاد سانت بیو (Sanite Beuve) کے نزدیک کلاسیک ایک ایسے قدیم مصنف کو کہتے ہیں جو اپنے مخصوص اسلوب میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو اور اس کی حیثیت مستند اور مسلم ہو(۳)۔ کلاسیک کی اس وصف کو مدنظر رکھا جائے تو ہمیں ہر زبان کے ادب میں چند شخصیات اسی ضرور ملیں گی جنھوں نے اپنی قوم کو آنے والے وقت کے لیے اس انداز سے سرخرو رکھا ہے کہ جب بھی کوئی ان کی طرف کچھ سیکھنے کے ارادے سے مڑ کر دیکھے تو کئی نئے زاویے اسے نظر آئیں۔ بالکل اسی طرح یوکرائنی زبان و ادب میں لیسیا کو کرنیکا کا کردار بھی روشنی کے مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔

لیسیا کی فن کا تجزیہ کرنے سے قبل ان کے مادرِ وطن مختصر سیاسی، سماجی و ادبی تعارف ضروری ہے تاکہ لیسیا یوکرینکا کی شاعری کے پس منظر کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

یوکرائن مشرقی یورپ کا ایک اہم ملک ہے جس کی سرحدیں روس، پولینڈ، بیلارس، سلاوکیا، رومانیہ، مالدووا اور ہنگری سے ملتی ہیں ملک کی بڑی آبادی یوکرائنی زبان بولتی ہے۔ سیریلک (Cyrillic) رسم الخط میں لکھی جانے والی یوکرائنی زبان کا تعلق زبانوں کے سلاوک خاندان سے ہے۔ ملک کی شرح خواندگی ۹۹.۹۷ فیصد ہے (۴)۔

یوکرائنی زبان میں لوگ ادب کی روایت بہت قدیم ہے لیکن تحریری صورت میں ادب کی تخلیق کا آغاز ۱۷۹۸ء میں آئیون کوٹلورسکی (Ivankotliersky) کی نظم (Eneida) اینڈا سے ہوتا ہے یوکرائن کے لوک ادب اور تحریری ادب میں فطرت نگاری کا رجحان حاوی ہے اس اولین رجحان کے علاوہ عالمی سطح پر چلنے والی تمام ادبی تحاریک حقیقت نگاری، رومانیت، قومیت، حب الوطنی اور فیمنیزم وغیرہ کے اثرات بھی یوکرائنی ادب پر ملتے ہیں (۵)۔

لیسیا یوکرینکا کا شمار یوکرائن کے جدید ادب کے معماروں میں ہوتا ہے۔ وہ شاعرہ اور نثر نگار تھیں۔ یوکرینکا ۱۸۷۱ء میں یوکرائن کے ایک ادبی گھرانے میں پیدا ہوئیں، ان کی والدہ اولہ (Olha Drahomanova) بھی شاعرہ اور نثر نگار تھیں۔ انھوں نے بچوں کے لیے نظمیں اور کہانیاں لکھیں۔ اولہ یوکرائن میں نسائی تحریک کی بھی سرگرم رکن تھیں۔ لیسیا نے اپنی پہلی نظم 'Hope' آٹھ سال کی عمر میں احتجاجاً اس وقت تحریر کی جب ان کی خالہ کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی پاداش میں جلاوطنی کی سزا سنائی گئی۔ لیسیا کی نظم 'Lily of the valley' اہم ادبی رسالہ 'Zorya' میں لیسیا یوکرینکا کے قلمی نام سے شائع ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۱۳ برس تھی۔ اس عہد میں یوکرائن پر زار روس کا قبضہ تھا اور روسی زبان کے علاوہ یوکرائنی زبان میں لکھنے پر پابندی تھی، اس لیے لیسیا نے اپنی والدہ کی تجویز پر قلمی نام لیسیا یوکرینکا اختیار کیا ان کا اصل نام Larysa Petrivna Kosach Kuitka تھا لیکن وہ دنیا ادب میں اپنے قلمی نام سے زندہ رہیں گی۔ لیسیا کی نظموں اور ڈراموں میں اپنے مادر وطن کی آزادی کی خواہش موجزن ہے انھیں یقین تھا کے ان کا وطن ایک دن آزادی حاصل کر لے گا۔ وہ ۱۸۹۵ء میں ادبی وفنی انجمن کیف کی سرگرم رکن بھی رہیں۔ اس انجمن پر ۱۹۰۵ء میں زار روس کی جانب سے پابندی عائد کر دی گئی (۶)۔ ان کی نظم 'امید' جس کے ایک ایک لفظ میں وطن کی آزادی کی شدید خواہش موجود ہے، اس نظم کہ چند مصرعے ملاحظہ ہوں۔ (ترجمہ):

امید اپنے محبوب یوکرائن کو دوبارہ دیکھنے کی امید
دوبارہ اپنی آبائی سرزمین پر آنے کی امید
دریائے ڈینا پَر کی نیلگوں لہروں کو دوبارہ دیکھنے کی امید
مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں زندہ رہوں یا قبر میں اتر جاوں
اس پہاڑی میدان کو دیکھنے کے لیے جو قدیم شمشانی ٹیلوں کے پاس ہے
اس طاقت کو محسوس کرنے کے لیے جو وہاں موجود ہے
میں آزادی کو مزید اپنا نہیں کہہ سکتی
میرے لیے ان امید کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہا

ان کے کلام میں مادرِ وطن سے محبت کا جذبہ نمایاں ہے وہ اپنے وطن کو آزادی و خود مختار کے لیے تمام عمر اپنے قلم و عمل سے جدو جہد کرتی رہیں۔ (ترجمہ):

یوکرائن میں تیرے لیے تلخ آنسوؤں سے روتی ہوں
مگر افسوس! اس گریہ وزاری کا تجھے کیا فائدہ
افسوس میں تیرے کسی کام کی نہیں
اے بچو، ہم کیسے ہنس کھیل سکتے ہیں؟
اپنی ماں کو دکھ اور تکلیف میں دیکھتے ہوئے
ہم کیسے ہنس کھیل سکتے ہیں؟
لوگ کہتے ہیں کے ماں کے آنسو
سخت ترین پتھر میں بھی چھید کر دیتے ہیں؛
تو کیا ایک عورت کے یہ درد بھرے آنسو
ایک چھوٹا سا نشان بھی نہیں چھوڑ سکتے؟

لیسیا نے شاعری کے علاوہ ڈرامے، غیر افسانوی نثر، تنقیدی مضامین اور سیاسی و سماجی موضوعات پر بھی مضامین تحریر کیے۔ وہ انگریزی، اطالوی، جرمن، پولیش، بلغارین، یونانی اور لاطینی زبانوں میں مہارت رکھتی تھیں۔ انھوں نے ۱۷ سال کی عمر میں عالمی کلاسیک ادب پاروں کے یوکرائنی زبان میں تراجم بھی کیے، جن میں نکولائی واسیلیویچ گوگول کے افسانوی مجموعہ 'Evening on a farm near Dikanka' بھی شامل ہے۔ لیسیا کا پہلا شعری مجموعہ 'On the Wings of Songs' کے نام سے ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔ اس شعری مجموعے پر روسی حکومت نے پابندی عائد کر دی۔ ان کا تحریر کردہ ڈرامہ 'Noble Woman' بہت مقبول ہوا۔ اس المیائی ڈرامے میں لیسیا نے ۱۷ ویں صدی کے یوکرائنی سماج کی تصویر کشی کیساتھ یوکرائن کی سیاسی سماجی تاریخ کو بھی زیر بحث لائی ہیں(۷)۔ لیسیا کی ابتدائی شاعری پر تاراس شیچینکو (Taras Shevchenko) اور آئیون فرانکو (Ivon Franko) کے اثرات نمایاں ہیں کیوں کہ ان شعرا کہ کلام بھی سماجی تنہائی کا احساس اور یوکرائنی قوم کی آزادی کی خواہش موجود ہے۔

لیسیا کی شاعری کے اہم موضوعات فطرت پسندی، قومیت، حب الوطنی اور فیمنزم ہیں۔ لیسیا اپنی تہذیب، ثقافت اور ادبی روایات سے انحراف نہیں کرتیں بلکہ وہ اپنے احساسات و خیالات کو بیان کرنے کے لئے یوکرائنی لوک ادب کی روایت کی آمیزش سے اشعار تخلیق کرتی ہیں۔ فطرت نگاری کے حوالے سے وہ موسموں خاص طور پر خزاں اور بہار کے موسموں کو استعارے کے طور پر بڑے ذو معنی انداز میں برتتی ہیں۔ ان کی نظم 'موسمِ بہاراں' کے چند مصرعے: (ترجمہ)

شیریں و خوب صورت ہے موسمِ بہاراں
ہم رکاب اس کے شیریں میں خواب سارے
کیسے انہیں پکاروں؟
ہاں!
میں کے جانتی ہوں

ان میں فریبِ گل کے ہوتے ہیں باب سارے

اسی طرح مظاہر فطرت کو بھی لیسیا اپنے اشعار میں مختلف انداز میں بروکار لاتی ہیں۔نظم 'ستاروں سے' کا ایک بند مثال کے طور پر پیش ہے:

تم خوش ہو،اے بے داغ ستارو
اپنی مدھم روشنی میں درخشاں ،محوکلام
کیا میں بھی تمھاری طرح سکون سے دمک سکتی ہوں
کہ میں کلام کے لیے کوئی لفظ نہیں سکی
تم سب خوش ہوا ے خنک ستارو
سخت اور مضبوط
ہیروں جیسے
اگر میں بھی تمھاری طرح سخت جان ہوتی
تو کوئی غم مجھے مایوس نہ کر سکتا

لیسیا بچپن سے ہی ٹی بی کے مرض میں مبتلا تھیں۔اپنی بیماری کے باوجود انھوں نے چھوٹی عمر سے ہی سیاسی وسماجی سرگرمیوں میں اپنی والدہ اولہ پیچلیکا (لیسیا کی والدہ کا یہ قلمی نام ہے) کے ساتھ حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔وہ یوکرائن کی مارکسٹ انجمن کی بھی رکن رہیں ۱۹۰۲ء میں انھوں نے 'Communist Manifesto' کا یوکرائنی زبان میں ترجمہ کیا۔ان کی سیاسی سرگرمیوں میں کی وجہ سے انھیں ۱۹۰۷ء میں گرفتار کر لیا گیا، رہائی کے باوجود ریاستی پولیس لیسیا یوکرینکا کی نقل وحرکت پر مسلسل نظر رکھے ہوئے تھی(۸)۔لیسیا کو یقین تھا کے ان کی عملی وقلمی جدوجہد ضرور رنگ لائی گی چاہ وہ اس آزادی کو دیکھنے کے زندہ رہیں نہ رہیں لیکن ان کیا شعار ان کے ہم وطنوں کے لیے مشعل راہ ہوں گے۔ان کی نظم 'لفظ کا ہتھیار' سے چند مصرعے دیکھیے:(ترجمہ)

اے لفظ تم میرا واحد ہتھیار ہو
اور ہم دنوں ہی رائیگاں جائیں گے
دوسرے کے ان جان ہاتھوں میں، کس کو خبر؟
وحشی دشمنوں کے مقابل تم بہتر دفاع ثابت ہو گے
تمھارا پھل آہنی دفاع سے ٹکرائے گا
اور ظالم کی ہٹ تمھاری آواز سنے گی
پھر دوسری تلواروں کی آواز بھی ابھرے گی
جس میں آزاد انسانوں کی پکاریں مل جائیں گی
توانا سرفروش میرا ہتھیار اٹھالیں گے
اور جوان مردی سے جنگ میں کود پڑیں گے
اے میرے لفظ، ان جنگوں کت کام آنا
اس سے بہتر جیسے تم ان کمزور ہاتھوں کے کام آتے ہو

تمام تر سخت سیاسی حالات اور طبیعت کی ناسازی کے باوجود لیسیا کی تحریروں میں مایوسی و نا اُمیدی نظر نہیں آتی، بلکہ وہ حوصلے اور عزم کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے کہتی ہیں: (ترجمہ)

جی!
میں اپنی اشک بھری آنکھوں کے ساتھ مسکرا رہی ہوں
غم مجھے گھیر ہوئے ہیں اور میں گنگناتی ہوں

پُر امید!
اے غمگین خیالوں جاؤ
میں زندہ رہوں گی

آج جس طرح کے ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہم اہل زمین کو ہے۔ وہ سب مسائل ہم انسانوں کے اپنے پیدا کردہ ہیں۔ زمین ہی وہ معلوم واحد سیارہ ہے جہاں زندگی اپنی عام تر رعنائیوں کے ساتھ موجود ہے اس کی وجہ وہ Eco Balance ہے جو Mother Nature سے برقرار رکھا ہوا تھا اور انسان نے شعوری و غیر شعوری طور پر اس Eco Balance کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ دوسرے سائنسی و سماجی علوم کی طرح ادبیات میں بھی ان ماحولیاتی مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے، گو باقاعدہ طور پر Green Criticism کی تحریک کا آغاز ۱۹۷۸ء سے ہوتا ہے لیکن دنیا کی تمام زبانوں کے ادب میں ہمیں فطرت سے محبت اور ماحولیاتی مسائل کا ذکر ملتا ہے۔ اس حوالے سے لیسیا یوکرینکا کا منظوم ڈرامہ Forest Song اہم ہے۔ وہ اس ڈرامے میں دوسرے جانداروں سے محبت اور ان کا خیال رکھنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ کیونکہ وہ یہ جانتی ہیں کہ زمین پر موجود تمام جاندار ایک دوسرے کی زندگی کے ضامن ہیں۔ انھوں نے اس ڈرامے Forest song میں یوکرائنی لوک ادب میں موجود مابعد الطبیعات عناصر کی مدد سے ان مسائل کی طرف اشارہ کیا ہے جو نوع انسانی کو مستقبل قریب میں درپیش ہو سکتے ہیں۔ ڈرامے کے مرکزی کرداروں میں 'لوکاش' جو ایک دیہاتی نوجوان ہے اور 'ماوکا' جو درختوں کی شہزادی ہے۔ یہ درختوں کی شہزادی لوکاش یعنی انسان کی محبت میں گرفتار ہو کر اپنی زندگی کھو دیتی ہے جس کے بعد لوکاش کو ماوکا کی محبت کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے۔ منظوم ڈرامے سے چند مکالموں کا ترجمہ دیکھیں:

جنگل شاہ: ان انسانی نوجوانوں کو مت دیکھو
جنگل کی بیٹیوں کے لیے یہ خطرناک ہے
ماوکا: آپ اتنے سخت کو گئے ہیں دادا!
جنگل شاہ: نہیں بیٹی، ایسا نہیں ہے
میں آزادی کا احترام کرتا ہوں
خوشی سے ہوا کے ساتھ کھیلو
اور تمام طاقتیں جنگل کی ہوں یا پانی کی
پہاڑوں کی، ہوا کی، غرض سب کو اپنی طرف کھینچنا،
لیکن لڑکی، انسانی راستوں سے دور رہنا
آزادی ان پر چلتی نہیں ہے

صرف اداسی بوجھ اٹھا کر گھومتی ہے

اس رہ سے رہو دور بیٹی

بس ایک قدم رکھا۔ آزادی ختم!

ماوکا یہ نہیں سمجھ سکتی کہ انسانوں میں ایسا کیا ہے جس سے کسی آزاد جاندار کو خطرہ ہو سکتا ہے(۹)

آج کا سب سے بڑا چیلنج Eco System کو بحال رکھنا ہے اقوام متحدہ اور تمام عالمی اداروں میں ماحولیاتی مسائل کے حل اور ان کے مضر اثرات سے بچاؤ کے لیے کانفرنسز منعقد کی جا رہی ہیں۔ آگہی مہم چلائی جا رہی ہے کہ ہم ماحول دوست طرز زندگی اپنائیں۔ جبکہ لیسیا ایک سو پچاس سال قبل اس ڈرامے کے ذریعے ہماری توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول کروا رہی تھی۔ لیسیا کا پیغام صرف یوکرائین کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام انسانوں کے لئے ہے وہ محبت اور انسانیت کی شاعرہ ہیں۔

حوالہ جات

1. www.thoughtco.com/concept-of-classics-in-literature-739770
2. Calvino, Italo. The Uses of literature, (Harcount & Company, 1986), p. 130

۳۔ سانت بیو، کلاسیک کیا ہے؟ مشمولہ: ارسطو سے ایلیٹ تک از: جمیل جالبی، (اسلام آباد: نیشنل بک فاونڈیشن، ۱۹۷۵ء)، ص ۳۳۶

4. www.encyclopedis of Ukraine.com
5. www.britannica.com
6. en.unesco.org>news>Lesia Ukraina:Apath of live,fight and hope
7. Krys Svitlana. A Copaerative Feminist reading of Lesia Ukrainka's and Henrik Ibsen's drrans, (Canada, University of Alberta , 2007), p.409
8. Lesya Ukrainka. From heart to heart Language (Toronto: Lantern Publications, 1998), p. 288
9. Lesya Ukrainka. MAVKA. The forest song, (New York, Felio Publications, 2017)